رؤف پاریکھ
شعبۂ اردو، کراچی یونیورسٹی، کراچی

# علمِ لغت، لغوی معنیات اور لغت نویسی

Rauf Parekh

Department of Urdu, Karachi University, Karachi

**Abstact:** This research work is about Lexicology, Lexiography and Lexical Semantics, which are quite new dimensions of Linguistics.This article carries weight and has greater worth as it has elaborated above mentioned dimensions of Linguistics with lucidness and the clarity of mind.

لغات اور لغت نویسی سے متعلق بعض موضوعات اور مسائل ایسے ہیں، جو اردو میں کم ہی زیرِ بحث آتے ہیں، بلکہ یہ کہنے کی اجازت دیجیے کہ لغت نویسی سے متعلق بعض مباحث اردو میں صورتِ عنقا ناپید ہیں۔ان میں خاص طور پر علمِ لغت اور لغوی معنیات شامل ہیں۔اس مقالے میں کوشش کی گئی ہے کہ ان دونوں موضوعات اور ان سے جڑے ہوئے مباحث اور لغت نویسی کے عملی مسائل پر کچھ روشنی ڈالی جاسکے۔

دراصل اب لغت نویسی علمِ لغت کے علاوہ دیگر چند لسانیاتی علوم سے بھی جڑ گئی ہے اور یہ علوم (مثلاً: تاریخی لسانیات،صوتیات، مارفیمیات، معنیات، لغوی معنیات، صرف ونحو، اشتقاقیات وغیرہ) لغت نویس کے لیے مفید ہی نہیں، ضروری خیال کیے جاتے ہیں۔ایک عرصے تک لغت نویس الگ تھلگ رہ کر اپنے طور پر کام کرتے رہے اور معروف ماہرِ لسانیات، ماہرِ علمِ لغت اور لغت نویس آر آر کے ہارٹ مین (R.R.K.Hartmann) کی وجہ سے لغت نویسی کی دنیا میں یہ تبدیلی آئی کہ لغت نویس لسانیات کی مختلف نظری اور اطلاقی شاخوں سے اپنے کام میں مدد لینے لگے۔ہارٹ مین نے لغت نویسی اور لسانیات پر کئی کتابیں اور مقالات لکھے ہیں اور آج اطلاقی لسانیات، لغت نویسی اور علمِ لغت کی دنیا میں اس کا نام معروف ہے(۱)۔

## علمِ لغت (Lexicology):

علمِ لغت دراصل علمِ لسانیات (Linguistics) کی ایک شاخ ہے۔لغت نویسی کے لیے علمِ لغت بنیاد کا کام کرتا ہے۔علمِ لغت کے لیے انگریزی میں 'لیکسیکو لوجی' (Lexicology) کا لفظ رائج ہے۔یہ دراصل دو اجزاء سے ترکیب پا کر بنا ہے: لیکسیکو (Lexico)، یعنی لفظ سے متعلق یا لفظ کا اور لوجی (Logy) کا لفظ علم یا علم کی کسی شاخ کے معنی میں آتا ہے(۲)۔

علمِ لغت کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ علمِ لغت کسی خاص زبان کے تمام الفاظ کا مطالعہ کرتا ہے(۳)۔علمِ لغت کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ: یہ الفاظ، معنی اور ان کے استعمال کا تکنیکی مطالعہ ہے(۴)۔الفاظ کے اس مطالعے کے کئی پہلو ہیں، مثلاً: یہ مطالعہ الفاظ کے معنی سے متعلق بھی ہوسکتا ہے، الفاظ کے استعمال سے متعلق بھی اور الفاظ کے باہمی تعامل کے

بارے میں بھی ہوسکتا ہے،لیکن ہارٹ مین نے علمِ لغت کی جو تعریف کی ہے، وہ نسبتاً زیادہ جامع محسوس ہوتی ہے۔ ہارٹ مین کے بقول: علمِ لغت ذخیرۂ الفاظ کی بنیادی اکائیوں (یعنی لیکسیم Lexeme)، ان کی تشکیل، ساخت اور معنی سے متعلق ہے (لیکسیم ،یعنی لغویہ کی وضاحت آگے آرہی ہے)۔علمِ لغت کا تعلق لغت نویسی سے ہے اور یہ وضاحت کرتا ہے کہ الفاظ اور مرکبات کیسے وجود میں آتے ہیں؟ کیسے جڑتے ہیں؟ ان میں ترمیم کیسے ہوتی ہے اور ان کو زبان میں اور زبان کی مختلف سطحوں (مثلاً: ڈائیلکٹ ،رسمی زبان یا اصطلاحات) پر استعمال کیسے کیا جاتا ہے؟ (۵) گویا علمِ لغت کا تعلق بنیادی طور پر کسی خاص زبان کے الفاظ اور ان کے استعمال سے ہے اور یہ لفظ کا مختلف سطحوں پر مطالعہ ہے۔علمِ لغت کا ایک کام یہ بھی ہے کہ وہ لغت نویسی کے لیے نظری بنیاد فراہم کرے، کیونکہ علمِ لغت کسی لفظ کا مختلف پہلوؤں سے جائزہ لیتا ہے؛ اس کی قواعدی اور معنوی حیثیت کا تجزیہ بھی کرتا ہے اور اس لفظ کا دوسرے الفاظ کے ساتھ باہمی ربط اور استعمال بھی اس کے پیشِ نظر ہوتا ہے۔

علمِ لغت اور تین الفاظ:

لِپکا کے بقول: Lexicology ،یا علمِ لغت Lexicon اور Lexis کا مطالعہ ہے (۶)۔

ہاورڈ جیکسن کے مطابق: لغت کے سلسلے میں تین الفاظ Vocabulary, Lexicon, Lexis استعمال ہوتے ہیں۔ تینوں کا مفہوم کم وبیش ایک ہی ہے، یعنی ذخیرۂ الفاظ (۷)، لیکن تینوں میں ذرا سا فرق بھی ہے۔ ان الفاظ پر بھی ایک نظر ڈال لی جائے:

۱۔ Vocabulary

کسی زبان کے تمام الفاظ، یا اس میں موجود الفاظ کے پورے ذخیرے کو انگریزی میں Vocabulary کہتے ہیں۔ یہ عام بول چال میں استعمال ہوتا ہے اور ذخیرۂ الفاظ کے معنی میں آتا ہے۔ اوکسفرڈ کی لغت کے مطابق: کسی خاص زبان میں موجود الفاظ، یا کسی خاص شعبۂ حیات میں مستعمل الفاظ کو Vocabulary کہتے ہیں۔ اسی طرح کسی فردِ واحد کے اپنے علم میں، جو الفاظ ہوتے ہیں، اسے بھی یہی نام دیا جاتا ہے (۸)۔ اردو میں اسے ذخیرۂ الفاظ کہا جا سکتا ہے۔

۲۔ Lexicon

معنی تو اس کے بھی ذخیرۂ الفاظ ہی کے ہیں، یعنی کسی زبان، فرد، یا شعبۂ حیات کے تمام الفاظ۔ البتہ تکنیکی اور علمی مباحث میں اس کا استعمال ہوتا ہے اور اس سے مراد ہے کسی زبان میں موجود الفاظ۔ اوکسفرڈ کی لغت کے مطابق: یہ لغت، یعنی ڈکشنری (Dictionary) کے معنی میں بھی آتا ہے (۹)۔ ہارٹ مین کے مطابق: کسی زبان کے تمام الفاظ کو اگر کُلّیت میں دیکھا جائے، خواہ بحیثیت الفاظ کی فہرست کے، خواہ ایک منظّم اور ساخت یافتہ مجموعے (Structured Whole) کے، تو اسے Lexicon کہا جاتا ہے (۱۰)۔ اردو میں اسے لفظیات کہہ سکتے ہیں، مثلاً: اقبال نے اپنی شاعری میں جو الفاظ استعمال

کیے ہیں، انھیں مجموعی طور پر شعری لفظیاتِ اقبال کہا جا سکتا ہے۔

۳۔ lexis

اصلاً یونانی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے لفظی معنی ہیں: گفتگو، یا بولنے کا انداز یا لفظ۔

جیکسن کے مطابق: یہ پہلے مفہوم (یعنی عام بول چال) اور دوسرے مفہوم (یعنی تکنیکی اور علمی مفہوم) کے بین بین ہے(۱۱)۔

اوکسفرڈ کی لغت کے مطابق اس کے معنی ہیں: کسی زبان میں موجود تمام الفاظ کا ذخیرہ (۱۲)۔

ہارٹ مین نے البتہ Lexis کے معنی کے لیے Lexicon ہی سے رجوع کرا دیا ہے۔ اسے اردو میں سرمایۂ الفاظ، یا مخزنِ الفاظ کہہ سکتے ہیں۔

دراصل ہمارے ہاں ان تینوں الفاظ میں سے صرف پہلا ہی، یعنی Vocabulary زیادہ تر مستعمل ہے اور اسی لیے باقی دو کے مترادفات بالعموم نہیں ملتے اور ہم نے یہ اردو مترادفات محض تجویز کے طور پر پیش کیے ہیں۔

جیکسن کے بقول: اگر چہ یہ تینوں الفاظ کسی زبان میں موجود تمام الفاظ، یعنی اس کے لفظوں کے مجموعی سرمائے کے لیے آتے ہیں، لیکن لغت میں کسی زبان کے بہرحال منتخب الفاظ ہی ہو سکتے ہیں (۱۳)۔ جیکسن کی بات میں یہاں اتنا اضافہ کیا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی لغت کسی زبان کے پورے ذخیرۂ الفاظ کو درج کرنے کا دعویٰ کرے، تب بھی اس میں بہت سے الفاظ شامل ہونے سے رہ جاتے ہیں۔ اس کی ایک مثال ہمارے ہاں اردو لغت بورڈ کی بائیس (۲۲) جلدوں پر محیط لغت ہے۔ انگریزی میں اس کی مثال اوکسفرڈ انگلش ڈکشنری ہے، جو ستر (۷۰) برسوں میں مکمل ہوئی اور جس کا پہلا ایڈیشن بارہ (۱۲) اور دوسرا ایڈیشن بیس (۲۰) جلدوں پر مشتمل ہے اور اس لغت کا دعویٰ تھا کہ اس میں انگریزی کا ہر لفظ شامل ہوگا، لیکن اس میں بھی بڑی تعداد میں الفاظ شامل ہونے سے رہ گئے تھے اور بعد میں اس کے ضمیمے طویل عرصے تک شائع ہوتے رہے (۱۴)۔

بڑے اداروں کے تحت اور با قاعدہ منصوبہ بندی سے مرتب کی گئی ان لغات میں کئی الفاظ شامل نہ ہو سکنے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ انسانی کوششوں کی بہرحال ایک حد ہوتی ہے۔ ثانیاً: زبان بدلتی رہتی ہے اور اس میں نئے نئے الفاظ بھی شامل ہوتے رہتے ہیں۔ پھر لفظ معنی بدلتے بھی ہیں اور کبھی کسی لفظ کے کوئی ایک معنی متروک ہو جاتے ہیں اور کبھی کسی لفظ کے نئے معنی وقت کے ساتھ ساتھ رائج ہو جاتے ہیں۔ آج کے دور میں زبان میں نئے الفاظ اتنی تیزی سے آ رہے ہیں کہ لغت پریس سے باہر آتے ہی وقت سے پیچھے رہ جاتی ہے، کیونکہ اس عرصے میں نئے الفاظ وجود میں آ چکے ہوتے ہیں یا

پرانے الفاظ میں سے کچھ کا نیا مفہوم رائج ہو جاتا ہے، مثلاً: انگریزی لفظ سیلفی (Selfie) (یعنی خود اپنے ہاتھ سے اپنی کھینچی ہوئی تصویر، بالخصوص کسی اسمارٹ فون، یا کسی خود کار کیمرے سے) انگریزی کی بعض نئی لغات میں بھی نہیں ملے گا، کیونکہ اس کو رائج ہوئے تھوڑا سا ہی عرصہ ہوا ہے، بلکہ زبان اتنی تیزی سے بدلتی ہے کہ یہ تک کہا جاتا ہے کہ اشاعت کے دس سال بعد لغت فرسودہ اور از کار رفتہ ہو جاتی ہے، کیونکہ اس کے کئی الفاظ، یا ان کے بعض معنی متروک (Obsolete) ٹھہرتے ہیں۔ ہاں البتہ دورِ حاضر میں لغت نویسی میں کمپیوٹر کے استعمال سے یہ اُمید ہو چلی ہے کہ شاید اب کوئی ایسی لغت بنائی جا سکے، جس میں کسی زبان کا پورا ذخیرۂ الفاظ بتمام و بکمال درج ہو، یعنی نئے الفاظ کے بننے، یا کسی پرانے لفظ کے نئے معنی میں مستعمل ہونے کے ساتھ ساتھ بنائی گئی لغت، جس میں ہر وقت اضافہ اور ترمیم ہوتی رہے، لیکن یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ یہ لغت بر خط، یعنی اون لائن (Online) ہو اور اس میں تیزی سے تبدیلی کی جاتی ہو۔ بصورتِ دیگر نئے الفاظ، یا نئے مفاہیم شامل کر کے لغت کے جدید ایڈیشن کی طباعت سے پہلے ہی زبان میں کچھ نہ کچھ تبدیلی آ چکی ہو گی (خواہ کتنی ہی معمولی سہی یا چند الفاظ ہی میں سہی) اور اس طرح کوئی بھی مطبوعہ لغت سو فی صد رائج، یا مروجہ (Current) نہیں کہی جا سکتی۔ اسی لیے لغت نویسوں میں یہ بات مشہور ہے کہ لغت چھپتے ہی فرسودہ اور متروک (Obsolete) ہو جاتی ہے۔ اسی طرح لغت نویسوں میں یہ بات بھی مشہور ہے کہ سو فی صد مکمل اور بے عیب لغت مرتب کرنا محض تصور ہی میں ممکن ہے، تاہم انسان کو حتی الامکان کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

جیسا کہ ذکر ہوا علمِ لغت الفاظ، تراکیب اور پیچیدہ قسم کے مرکبات سے بھی بحث کرتا ہے اور اس کام میں لسانیات کی مختلف شاخوں، مثلاً: مارفیمیات (Morphology)، معنیات (Semantics) اور اشتقاقیات (Etymology) سے بھی مدد لیتا ہے(۱۵)۔ علمِ لغت سماجی لسانیات (Socio linguistics) سے بھی اس لحاظ سے مدد لیتا ہے کہ مخصوص سماجی حالات میں کسی لفظ کا مفہوم اور استعمال عام معنی سے ہٹ کر مخصوص معنی بھی دیتا ہے۔ اسی طرح لغوی معنیات (Lexical Semantics) کی بعض اصطلاحات کا لغت نویسی میں اہم استعمال ہے (اس کا ذکر آگے آ رہا ہے)، لیکن علمِ لغت کا شعبہ کچھ زیادہ قدیم نہیں ہے اور لیکسیکولوجی (Lexicology) کی اصطلاح رائج ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہے۔ لپکا کے مطابق: تعجب کی بات یہ ہے کہ ۱۹۹۰ء کے لگ بھگ لکھی گئی درمیانی ضخامت کی بعض انگریزی لغات میں لفظ lexicology کا اندراج نہیں ملتا اور صرف Lexicography کا لفظ درج ہے(۱۶)۔

### لغت نویسی (Lexicography):

لغت نویسی، یا لغت نگاری کو انگریزی میں لیکسیکوگرافی (Lexicography) کہتے ہیں۔ لیکسیکو (Lexico) کا اشتقاق سطورِ بالا میں علمِ لغت کی تعریف کے ساتھ بیان ہو چکا ہے۔ گرافی (Graphy) اصلاً یونانی زبان کا لفظ ہے اور اس

کے معنی ہیں: تحریر(۱۷)۔

لغت نویسی کی سادہ سی تعریف یہ ہے کہ لغت لکھنے کا نام لغت نویسی ہے(۱۸)۔ یہ اور بات ہے کہ یہ کام اتنا آسان اور سادہ نہیں، جتنا اس تعریف سے لگتا ہے، کیونکہ لغت کی ترتیب وتدوین کے کئی مراحل ہوتے ہیں اور ان میں کئی عملی مسائل پیش آتے ہیں۔ البتہ اس کو زیادہ وسیع مفہوم میں لیا جائے تو لغت نویسی کی تعریف میں لغت لکھنے کے عملی کام اور اس میں مہارت کے علاوہ لغت لکھنے کا پیشہ بھی شامل ہو جاتا ہے، جیسا کہ لپکا نے لکھا ہے(۱۹)۔

لغت نویسی اور علمِ لغت کا گہرا تعلق ہے۔ علمِ لغت نظری مباحث سے متعلق ہے اور لغت نویسی ان کی عملی صورت ہے، بلکہ علمِ لغت کی اطلاقی (Applied) صورت لغت نویسی ہے(۲۰)۔ کہتے ہیں کہ ہر لغت نویس، یا لیکسیکو گرافر (Lexicographer) ماہرِ علمِ لغت، یعنی لیکسیکو لوجسٹ (Lexicologist) ہوتا ہے، مگر ماہرِ علمِ لغت جب تک لغت نہ مرتب کرے، تب تک لغت نویس نہیں کہلا سکتا۔ گویا علمِ لغت نظری علم ہے اور لغت نویسی اس کی عملی یا اطلاقی صورت ہے، لیکن ہارٹ مین کا خیال ہے کہ علمِ لغت اور لغت نویسی کے تعلق کو صرف نظری اور عملی تک محدود کرنا ٹھیک نہیں۔ اس کے بقول: لغت نویسی محض علمِ لغت کی اطلاقی، یا عملی صورت نہیں ہے، بلکہ یہ ایک خود مختار میدان ہے، جس کا اپنا دائرہ کار ہے اور وہ ہے لغوی تحقیق، نیز اس کام میں دیگر علوم کی دریافتوں کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرنا(۲۱)۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہارٹ مین علمِ لغت کے مقابلے میں لغت نویسی کو زیادہ اہمیت دیتا ہے، کیونکہ بقول اس کے علمِ لغت نے ایسے کئی حقائق اپنے دائرے میں داخل کر لیے ہیں، جو اس نے درحقیقت لغات ہی سے نچوڑے ہیں، مثلاً: عام بول چال کے الفاظ، تکنیکی اصطلاحات، قدیم الفاظ، نئے الفاظ اور علاقائی الفاظ جیسی اصطلاحات وغیرہ اور ان کی تفہیم(۲۲)۔

حالیہ برسوں میں علمِ لغت اور لغت نویسی لسانیات کے تحت آ چکے ہیں۔ بالخصوص ایسے لغت نویسوں کا لغت مرتب کرنا، جو لسانیات سے کما حقہ واقف ہیں اور اس کی شاخوں سے مدد لیتے ہیں، نیز لغت نویسی میں معنیات، مارفیمیات اور لسانیات کی دیگر شاخوں کے علاوہ کورپس(Corpus) سے اور کورپس لسانیات(Corpus Linguistics) کی مدد لینے کا روز افزوں رجحان اس بات کا ثبوت ہے کہ لغت نویسی لسانیات کے زیرِ اثر آ گئی ہے اور اب لغت نویسی بھی علمِ لغت کی طرح لسانیات ہی کی شاخ ہے(۲۳)۔

### علم التسمیہ (Onomasiology):

علمِ لسانیات اور علمِ لغت کی ایک ذیلی شاخ Onomasiology ہے۔ اسے عربی میں علم التسمیہ کہتے ہیں۔ یہ نام اردو میں بھی اپنایا جا سکتا ہے۔ علم التسمیہ کی سادہ سی تعریف تو یہ ہے کہ یہ ناموں کا مطالعہ ہے(۲۴)۔ پی ایچ میتھیوز کے مطابق: علم التسمیہ ایک طرح سے علمِ دلالتِ الفاظ(Semasiology) کی ضد ہے۔ علمِ دلالتِ الفاظ میں یہ دیکھا

جاتا ہے کہ کسی لفظ کے کیا معنی ہیں؟ جبکہ علم التسمیہ میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ معنی (جن کے ذریعے چیزوں اور تصورات کو پیش کیا جاتا ہے) کے لیے کیا لفظ ہیں؟ گویا علم التسمیہ ناموں، یا الفاظ کے معنی کے حوالے سے مطالعے کا نام ہے (۲۵)۔

علم التسمیہ کا بنیادی کام کسی چیز کے بارے میں یہ طے کرنا ہے کہ اسے کیا کہتے ہیں؟ گویا پہلے سے معلوم کسی تصور، صفت، چیز، معنی، یا سرگرمی کے بارے میں یہ علم سوال اُٹھاتا ہے کہ اس کا کیا نام ہے؟ علم التسمیہ کا کام نام رکھنا ہے (۲۶)۔ اس علم کا ایک فریضہ یہ بھی ہے کہ چیزوں کے نام بدلنے کی وجہ معلوم کرے کہ کوئی چیز نام کیوں بدلتی ہے اور یہ کہ نئی ایجادات اور دریافتوں سے کسی زبان کے ذخیرۂ الفاظ پر کیا اثر پڑتا ہے؟ یہ علم کسی زبان میں ہونے والی لغوی تبدیلیوں کی خبر دیتا ہے (۲۷)۔ ذخیرۂ الفاظ پر نظر رکھنے اور اس میں تبدیلی پر غور کرنے کی وجہ سے علم التسمیہ بھی گویا علمِ لغت کا حصہ بن گیا ہے۔

لغوی معنیات (Lexical Semantics) اور لغویہ (Lexeme):

علمِ لغت اور لغت نویسی میں لغوی معنیات کا کردار اہم ہے۔ یہاں لغوی معنیات کا ابتدائی تعارف ہی ممکن ہے، کیونکہ یہ بذاتِ خود ایک الگ مقالے کا موضوع ہے۔

علمِ لسانیات کی ایک شاخ معنیات (Semantics) ہے اور معنیات کی ایک ذیلی شاخ لغوی معنیات ہے۔ لغوی معنیات لغوی اکائیوں (Lexical Units) کا مطالعہ اور تجزیہ کرتی ہے۔ لغوی اکائی صرف لفظ (Word) ہی نہیں ہے، بلکہ لفظ سے بڑی اکائیاں، مثلاً: مرکبات (Compounds) اور فقرے (Phrases) بھی اس تجزیے میں شامل ہوتے ہیں اور لفظ سے چھوٹی اکائیاں، مثلاً: سابقے (Prefixes)، لاحقے (Suffixes)، بلکہ صرفیے، یا مارفیم (Morpheme) بھی اس مطالعے اور تجزیے میں شامل ہوتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں کوئی لغویہ، یا لیکسیم (Lexeme)، یا اس کا کوئی حصہ اس مطالعے اور تجزیے میں شامل ہو سکتا ہے۔ ان لغوی اکائیوں کے مفہوم، باہمی تعامل، ساخت اور استعمال کا تجزیہ لغوی معنیات کا اہم حصہ ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ لغویہ، یا لیکسیم کی بھی مختصراً وضاحت کر دی جائے، تا کہ علمِ لغت اور لغوی معنیات کے بنیادی مباحث کو سمجھنے میں آسانی ہو (۲۸)۔

لغویہ، یا لیکسیم (lexeme) بامعنی لفظ کو کہتے ہیں۔ یہ ایسا بامعنی لفظ ہوتا ہے، جس کی کوئی تصریف (Inflexion) نہ ہوئی ہو اور یہ اپنی انفرادی، یا ابتدائی صورت میں ہو، مثلاً: لڑکی ایک بامعنی لفظ ہے اور اس کی تصریفی صورتیں لڑکیاں اور لڑکیوں ہو سکتی ہیں، لیکن لغت میں صرف لفظ لڑکی کو بطورِ اندراج، یا مفرد راس لفظ (Headword) شامل کیا جا سکتا ہے۔ اس بات کو یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ ہر بامعنی لفظ لغت میں اندراج کے قابل نہیں ہوتا، مثلاً: لفظ لڑکی تو لغت میں درج ہوگا، لیکن لڑکیاں، یا لڑکیوں لغت میں بطورِ اندراج نہیں آ سکتے، حالانکہ یہ بہر حال بامعنی لفظ ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یہ الفاظ دراصل لفظ لڑکی کی تصریفی (Inflexional) شکلیں ہیں۔ لہٰذا لڑکی تو لغویہ، یعنی لیکسیم (Lexeme) ہے اور اردو لغت

میں اس کا اندراج ہونا چاہیے، لیکن لڑکیاں (یا لڑکیوں) لغویہ نہیں ہے اور اس کا لغت میں کوئی کام نہیں۔ اگر چہ یہ ایک بامعنی لفظ ہے۔ اردو سے معمولی واقفیت رکھنے والا شخص بھی جانتا ہے کہ لفظ لڑکی کی جمع اور محرف حالت کیا ہوتی ہے؟ ہاں اگر کسی لفظ کی جمع عام قاعدے کے خلاف بنتی ہے تو اس کا اندراج لغت میں کرنا پڑے گا، جیسے: لفظ کتاب لغت میں بطورِ راس لفظ کے درج ہوگا اور اس کی تشریح کی جائے گی، لیکن لفظ کتابیں لغت میں بطورِ اندراج لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ یہ کتاب کی جمع بقاعدۂ اردو ہے۔ اس طرح کتابوں اس لفظ کی محرف شکل ہے، گویا دونوں اصل لفظ کتاب کی تصریفی حالتیں ہیں۔ البتہ کتب کو بطور ایک لفظ کے اردو لغت میں درج کرنا ہوگا، کیونکہ یہ کتاب کی عربی جمع ہے اور اردو کے تصریفی قاعدوں، یا جمع کے قاعدوں کے مطابق نہیں ہے اور کسی ناواقف کو اسے لغت میں دیکھنے کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ اس کی مثال یوں لے لیں کہ انگریزی میں لفظ Boy تو بطورِ راس لفظ لکھا جائے گا، یہ لغویہ ہے، لیکن Boys نہیں لکھا جائے گا۔ لفظ Index انگریزی لغت میں درج ہوگا۔ البتہ اس کی جمع دو طرح سے بنتی ہے: ایک Indexes اور دوسری Indices اور اس لیے، یا تو Indices کو بھی لغویہ مان کر اس کا الگ سے اندراج ہوگا، یا کم از کم لفظ Index کے آگے قوسین میں وضاحت کرنی پڑے گی کہ اس کی جمع خلافِ قاعدہ یوں بھی بنتی ہے، کیونکہ یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے۔ انگریزی میں لاطینی سے آیا اور لاطینی اور انگریزی میں اس کی جمع الگ الگ طریقوں سے بن سکتی ہے اور دونوں انگریزی میں رائج ہیں، بالکل اسی طرح جس طرح کتاب عربی کا لفظ ہے اور اردو میں کی جمع کتب اور کتابیں دونوں رائج ہیں۔

اسی طرح بعض انگریزی لغات، جو مبتدیوں کے لیے لکھی جاتی ہیں، کسی لفظ کا اندراج کر کے معنی درج کرنے سے پہلے اس کی تصریفی حالتیں قوسین میں دے دیتی ہیں، بالخصوص جب یہ حالتیں عمومی رواج، یا قاعدے سے ہٹ کر ہوں، جیسے: Formula (فارمولا) کی جمع Formulae، یا Grind (بمعنی پیسنا) کا ماضی Ground۔ کنسائز اوکسفرڈ انگلش ڈکشنری نے Grind کے اندراج کے بعد وضاحت کی ہے کہ اس کا ماضی Ground ہے۔ پھر Gournd کا اندراج دوبار کیا ہے، پہلے اس پر ایک نمبر لکھ کر اس کے معنی بطور اسم دیے ہیں (یعنی میدان وغیرہ)، پھر اس کے دوسرے اندراج پر نمبر ۲ لکھ کر بتایا ہے کہ یہ Ground کا ماضی ہے، لیکن ایسے معاملات میں یہ بڑی حد تک لغت نویس پر منحصر ہوتا ہے کہ ایسے الفاظ کے لیکسیم، یا لغویہ نہ ہونے کے باوجود ان کے بارے میں کیا فیصلہ کرتا ہے، یعنی ان کا الگ سے اندراج کیا جائے، یا قوسین ہی میں وضاحت کافی ہے۔ ایسے مواقع پر احتیاطاً ان الفاظ کو بھی الگ راس لفظ کے طور پر درج کر دینا چاہیے، کیونکہ لغت بالعموم وہی شخص دیکھتا ہے، جسے رہنمائی درکار ہوتی ہے اور اگر وہ لفظ کی خلافِ قاعدہ تصریفی شکلوں (یا بسا اوقات مختلف املوں) سے واقف نہیں ہے تو اس کے لیے لغت میں لفظ تلاش کرنا ناممکن ہو جائے گا اور لغت اس لفظ کی حد تک تو اس کے لیے بیکار ہی ٹھہرے گی۔

جس لغویے، یعنی لیکسیم کو بطورِ اندراج، یا راس لفظ، یا ہیڈ ورڈ (Headword) لغت میں درج کیا جائے، اسے انگریزی میں Lemma کہتے ہیں۔ اگر چہ لیما کا مطلب لغت میں کیا گیا اندراج، یا اینٹری (Entry)، یعنی ہیڈ ورڈ ہی ہے، لیکن جب کسی اندراج کے تحت میں کسی مرکب کو (یا ایک سے زیادہ الفاظ پر مبنی اندراج کو، مثلاً محاورہ، یا کہاوت) ذیلی اندراج کے طور پر شامل کیا جاتا ہے تو اسے راس لفظ (Headword) کہنا عجیب سا لگتا ہے، کیونکہ وہ ایک لفظ نہیں ہوتا، بلکہ ایک سے زیادہ الفاظ پر مبنی ہوتا ہے (۲۹)۔

الفاظ کے مفہوم میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ کسی لفظ کا جو مفہوم آج ہے ضروری نہیں کہ دو سو سال پہلے بھی یہ لفظ انھیں معنوں میں استعمال ہوتا ہو۔ اسی طرح ممکن ہے اس کے معنی اگلے چند برسوں میں مزید بدل جائیں، یا کوئی نیا مفہوم اس کا پیدا ہو جائے، یعنی لفظ کے معنی بدلتے رہتے ہیں۔ یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک لفظ کے کئی مفہوم ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ صدیوں بعد بھی رائج رہتے ہیں اور کچھ مفہوم متروک ہو جاتے ہیں۔ لغت نویس کا کام ان تبدیلیوں کو ریکارڈ کرنا بھی ہے، کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو لغات پیچھے رہ جائیں اور زبان آگے بڑھ جائے اور رفتہ رفتہ پرانی تمام لغات ناکارہ ہو جائیں۔ کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ کسی علم، یا فن کی کوئی اصطلاح عام ہو جاتی ہے، مثلاً: قانون، یا طب کی اصطلاحیں لوگوں کی زبان پر چڑھ جاتی ہیں اور اخبارات و رسائل اور ادبی متون میں بھی آ جاتی ہیں۔ ان کو ریکارڈ کرنا اور ان کے مفہوم کو بیان کرنا بھی لغت نویس کی ذمے داری ہے، ورنہ زبان کے ذریعے خیالات کی بامعنی ترسیل ممکن نہ رہے۔ بقولِ رابرٹ ہیکس: یہ ہماری خوش قسمتی ہے لغت نویس معنوں میں ہونے والی ان تبدیلیوں کو اپنی لغات میں ریکارڈ کرتے رہے (۳۰)۔ سیموئیل جانسن نے اپنی لغت میں مختلف ادوار سے مثالیہ جملے دے کر معنی میں ہونے والی ان تبدیلیوں کو محفوظ کیا اور اب انگریزی کی لغات کورپس (Corpus) سے بنتی ہیں اور کورپس الفاظ کے حقیقی استعمال اور معنوں میں ہونے والی تبدیلیوں کو محفوظ کرتے رہتے ہیں۔ آج بھی انگریزی کی اہم ترین لغات، مثلاً: اوکسفرڈ انگلش ڈکشنری (Oxford English Dictionary) اور ویبسٹرز اَن ابریجڈ ڈکشنری (Webster's Unabridged Dictionary) الفاظ کے زندگی میں حقیقی استعمال اور ان کے معنوں میں تبدیلی کی بنیاد پر استوار ہو رہی ہیں (۳۱)۔

حوالے:


۱۔ Lexicographers and their works: گریگری جیمز (Greogry James): ص viii۔

۲۔ Words, Meanings and Vocabulary: ہاورڈ جیکسن (Howard jackson): ص ا۔

۳۔ ایضاً۔

۴۔ English Lexicology: لیون ہارڈ لپکا (Leonhard Lipka): ص xvi۔

۵۔ Dictionary of Lexicography: ص۸۶۔

۶۔ لِپکا: محولہ بالا۔

۷۔ تفصیلات: ہاورڈ جیکسن: محولہ بالا: ص۱۔

۸۔ Concise Oxford English Dictionary؛ نیز آر آر کے ہارٹ مین (R.R.K.Hartmann)
Dictionary of lexicography: ص۱۵۴۔

۹۔ Concise Oxford English Dictionary

۱۰۔ Dictionary of lexicography: ہارٹ مین: ص۸۶۔

۱۱۔ جیکسن: محولہ بالا: ص۱۔

۱۲۔ Concise Oxford English Dictionary

۱۳۔ جیکسن: محولہ بالا: ص۱۔

۱۴۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو:
The meaning of Everything: سائمن ونچسٹر (Simon Winchester): باب۵اور۶۔

۱۵۔ جیکسن: محولہ بالا: ص۲۔

۱۶۔ لِپکا: محولہ بالا: ص۹۔

۱۷۔ Concise Oxford English Dictionary

۱۸۔ جیکسن: محولہ بالا: ص۸۔

۱۹۔ لپکا: محولہ بالا: ص xvi

۲۰۔ جیکسن: محولہ بالا: ص۸۔

۲۱۔ ہارٹ مین: محولہ بالا: ص۸۶۔

۲۲۔ ایضاً۔

۲۳۔ جیکسن: محولہ بالا: ص۸۔

۲۴۔ Historical and comparative linguistics: رامیو انٹل (Ramio Anttila): ص۱۳۴۔

۲۵۔ P.H.Methews: Oxford concise dictionary of linguistics: ص۲۵۶۔

۲۶۔ لپکا: محولہ بالا: ص x

۲۷۔ Diachronic Prototype Semantics: ڈرک جیرارٹس (Dirk Geeraerts): ص۹۵۔۹۳۔

۲۸۔ لیکسیم، یا لغویہ کی تفصیلات کے لیے دیکھیے: میتھیوز، پی ایچ: Oxford Concise Dictionary of

Linguistics:(Mathews, p.H.) :ص۲۰۴؛

The Penguin Dictionary of Language:کرسٹل،ڈیوڈ(Crystal, David):ص۱۹۶۔

Lexeme-based Morphology: رابرٹ بیئرڈ:(Robert Beard)

نیز :Morphology now:ارنوف،مارک (Arnoff, Mark)

۲۹۔لیما(lemma)سے متعلق مزید تفصیلات اور اس طرح کے اندراجات کے لیے ملاحظہ ہو:

A handbook of lexicography::بوسونسن(Bo Svensen): پانچواں باب۔

۳۰۔ Semantics: defining the discipline: رابرٹ اے ہپکس(Robert A. Hipkiss):صxii

۳۱۔ایضاً۔